کتب خانہ نواب حاجی رشید الزمان خان بہادر

اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم

رباعی

آفاق میں نہ جعفریت ہے | ثانی عشر امام کی ولدیت ہے
ہاتھوں کو بس اٹھا کے دو ہو دعا | یارب ظہور حضرت حجت قریب ہے

میلاد شریف جناب صاحب الزمان

رباعی

ہادی کی دستگیری کی حاجت ہے | اپنے امام عصر کی خدمت ہے
آنکھیں ملیں قدم امامت کے | یوں صاحب الزمان کی زیارت ہے

مطبع اثنا عشری میں سید عابد علی کے اہتمام سے چھپا

۱

عید ولادت شہ کون و مکاں ہے آج
عالم میں شور ورود امام زماں ہے آج
روز سعید عید ہے مومناں ہے آج
شیعہ وہ کون ہے کہ نہیں شادماں ہے آج
دل شاد شاد آج نبی و علی کا ہے
شادی کا گھر مکان حسن عسکری کا ہے

۲

یہہ دن معانقہ کا ہے حق کا ظہور ہے
یہہ دن مصافحہ کا ہے روز سرور ہے
یہہ دن وہ ہے کہ اسمیں نشاط و سرور ہے
بدلے میں اسکے خلد ہے کوثر ہے حور ہے
ہے خرمی کا روز سعادت کا دن ہے یہہ
انعام کا ہے روز ضیافت کا دن ہے یہہ

۳

ہے ضعف آج کفر کو ایمان کا زور ہے
جنبش میں عرش و مرقد بہرام گور ہے
ہے تہنیت کی دہوم مبارک کا شور ہے
خلقت بشر و حور ہر ایک مرغ و مور ہے
آیا ہے جو زمین پہ رکن و مقام ہے
غیبی ہے مصطفیٰ ہیں وہ اپنا امام ہے

۴

ہر ایک ثواب کے اسباب جمع ہیں
ارزاں ہے جنس خیر خریدار جمع ہیں
یہاں محفل سرور ہے غمخوار جمع ہیں
سودائی امام سبھی زوار جمع ہیں
کیا شکر میں ثنا ہے وہ تکرار کلمہ ہے
گردوں تلک صدائے درود و سلام ہے

۵

شیطان ہے آج صدمہ و اندوہ و طیش میں
لرزہ پڑا ہے خوف سے قوم قریش میں
میلاد کی حدیث ہے بزم عیش میں
صلِ علیٰ کا شور ہو ایمان کے جیش میں
اعمال خیر آج دلوں کو پسند ہوں
یا صاحب الزماں مشک عنبری بلند ہوں

۶

بیٹھے ہیں لوگ بزم میں یا ہیں بہشت میں
ہے سب کو خلد محفل عنبر سرشت میں
ایک زلزلہ عیاں ہے ہر ایک سنگ و خشت میں
سجدہ میں بت ہیں سب جھکے ہوئے ہیں کنشت میں
آمد ہے بہ سبی پیمبر کی خلق میں
ہیبت ہے سب سے ثانی حیدر کی خلق میں

۷

آتا ہے وہ جو حجت رب عباد ہے
آتا ہے وہ جو صاحب سیف جہاد ہے
آتا ہے وہ جو ماحی جور و فساد ہے
آتا ہے وہ جو رکن رکین بلاد ہے
انس و جن و وحوش و طیور و ملک نہیں
پیدا وہ گر نہ ہو تو زمین و فلک نہیں

۸

ہے یادگار وصی رسالتمآب کا
ہے پارۂ جگر نبی و بوتراب کا
رتبہ بڑا ہے پیش خدا اوس جناب کا
باقی ہے اوسکی دور سے دور آفتاب کا
جلوے جہاں میں سب کے امام زمن کے ہیں
ثابت قدم ہیں اس کے طبق زمین کے ہیں

۹

مژدہ دو انکو واسطے ہے بزم ہی بقا
عصیاں کے ہی مرض کی ہی نسخہ شفا
قُم قُم کی ہو رہی ہے مکانوں میں ہے صدا
یعنے چلو کہ محفل میلاد ہے بپا
بازار آج عیسئ مریم کا سرد ہے
ذرّوں میں یہ چمک ہے کہ خورشید گرد ہے

۱۰

فرش زمیں سے عرش تلک سب میں نور ہے
جنت میں زیب و زینت باغ و قصور ہے
ہر اہل خلد مست شراب طہور ہے
ہر حور کے ہاتھ میں جام بلور ہے
نہریں چھلک رہی ہیں آب و تاب سے
انکھیں لڑا رہی ہیں حباب آفتاب سے

۱۱

ہے کعبہ ہا سلام بپا ذوق و شغف
محو ثنا ہے فوج ملائک کی صف بصف
مداحی امام زمانہ ہے یہ شرف
ہے مدح خوان آج لطیفہ نجف
کرسی نشین ہے بزم معلی میں فرش پر
پہونچی کلاہ فخر سی کی فرق عرش پر

۱۲

کیفیت ولادت مہدی سناؤں اب
آئی جہاں میں نیمۂ شعبان کی جو شب
کہنے لگے پھوپھی سے حسن عسکری
اے عمہ اے حکیمہ خاتون خوش لقب
اس شب کو میرے گھر میں آپ کا قیام ہے
پیدا وہ ہوگا جو میرا قائم مقام ہے

۵

۱۳

بولیں حلیمہ ہو گیا بس بطن سی عیان
سُنتے امام زمن جب خاتمہ اوسکی مان
کہنے لگیں کہ اوسمین نہین حمل کے نشان
ہنسکر ہوئے یہ کہنے لگے شاہ دین و جان
طالع نبیؐ کی آل کے ابید ہوینگے
ظاہر وہ ساکے صبح کو آثار ہوینگے

۱۴

پاؤ گی جب بوقت سحر حمل کے اثر
ہوگا اوسی گھڑی تولد میرا پسر
موسی کے حال وسکا مشابہ ہے سر بسر
تھی بین یہ حلیمہ کہ دیکھ سکے یہ خبر
سوئی تمام رات مین اضطرار سے
نرجس تھی میرے پہلو مین بیقرار سے

۱۵

تا بر جو آسمان پہ ہوئی طلعت سحر
اوٹھی جگہ سی اپنی وہ خاتون خوش سیر
لیکن بحال خوف مین آئی منتشر
لپٹا یا میں نے سینہ سے اکبار دوڑ کر
آواز دی حسنؑ نے پڑھو سورۂ قدر کا
یعنی طلوع آج ہے امامت کے بدر کا

۱۶

پڑھ پڑھ کے پھر بہن کو دم اوپر کرتی تھی
اور پوچھا میں نے اوسے کہ کس طرح کا ہی
کہنے لگی خبر جو امام امم نے دی
اس دم خدا کے حکم سے ظاہر ہوئی وہی
قدرت سے یہ عیان ہوئی رب انام کی
آواز آئی بطن سے علیہ السلام کی

۱۷

خائف ہوئی جو مین تو حسن نے دی صدا
عمہ ڈرو نہ تم کہ یہی ہے امر کبریا
طفلی مین ہمکو نطق ہی کی تا خطا
اور جب بڑے ہوئے تو ہوئے حجت خدا
کبہی تہی یہ جشن کی یہ خبر عیان ہوئی
نا گہ نگاہ سے مری نرجس نہان ہوئی

۱۸

دوڑی مین تا کہ جا کے حسن سے کرون خبر
آواز دی حسن نے کہ عمہ نہین خطر
ہم شکل مین ہی تو یہ آیا مجہے نظر
نرجس جگہ پہ اپنی ہی بیٹہی ہوئی ادہر
ایک نور اوسکی چا طرف ہے آشکار ہے
ایک طفل محو سجدۂ پروردگار ہے

۱۹

پہر سر اوٹہا کے سجدے سے فرزند نے لقا
ہے کبریا شہادت توحید کبریا
ہے ذاکر لبیت اشہد ان لا الہ کا
ہے ذاکر رسالت سلطان انبیا
قایل ہی اوصیاے رسول انام کا
جاری تہا زبان پہ نام ہر ایک امام کا

۲۰

نام ائمہ تا حسن عسکری لیا
اپنا لیا جو نام تو خالق سے کی دعا
وعدہ جو تو نے مجہہ سے کیا ہے وہ کر وفا
اتمام میرے امر کو ہو بہت دو سرا
اوس کی دعا خیر کرے ہو دو دے
ہر دو زمین کو عدل سے پر وجود سے

۲۱
پھر دی صدا امام نے لاؤ میرا پسر
لیکر گئی مین نزد شہنشاہ بحر و بر
تسلیم کی پسر نے جو دیکھا رخ پدر
گودی مین آیا باپ کے وہ غیرت قمر
حضرت تھے اپنی گود مین اسکو لیے ہوئے
تھے کچھ ظہور طفل پہ سایہ کیے ہوئے

۲۲
تھے شہپر ملکو نپہ نہلا کے وہ فرق پر
رنگت سفید اونکی تہی او وہی جلے تھے پر
ایک مرغ سی یہہ کہنے لگے شاہ بحر و بر
لے اسکو اور یہا فنہے کو لیجا میرے پسر
اس طفل کا سرے تو رہتا ہے جیو
کر خوب حفظ اور نگہدار ہو جیو

۲۳
چالیس دن مین لا تعب سے ایکدن یہان
معمول کر ہمیشہ یہہ اٹھا پر جنان
یہہ سنکے مرغ لیکے اوڑا سوے آسمان
باقی ظہور اسکی عقب مین ہے روان
شہ بولے یون جدا تجہے رشک قمر کیا
سونپی کی مان نے جیسے وداع پسر کیا

۲۴
رخصت ہے یہہ سنکے رونے لگی غم سے زار زار
کہنے لگے امام نہ رو لکو سے دو قرار
اسکا پسر ہے پس وہ نہ زند گلعذار
ہے شیر اوسکو غیر سے سوا ناگوار
پھر پوچھا حال مرغ حلیمہ نے کیا تہا وہ
بابا جبرئیل امین خدا تہا وہ

برپا ہو الحفیظ کا غل شرق و غرب میں + دجال ہو ہلاک وہ دو تا ایک ضرب میں

اب صورت

۲۸
ہو وہ دن کہ شام سحر سے کالی رات
کافر عجب دیکھیں آئینہ ممات
بہرے نہ گی ہو تیغ دو مصر کریں بات
لبریز ہوں جیونکے کاسۂ حیات
اندھیر لمعۂ تیغ سی ہو زنگبار میں
ہو تار تار دامن صحرا تتار میں

۲۷
اعدا کے خون سے سطح زمین لالہ زار ہو
اسلام کے ریاض میں تازہ بہار ہو
اب تیغ حیدری کی چمک آشکار ہو
اب واسطے خدا کے علم ذوالفقار ہو
ہر کافر و منافق و ظالم ہلاک ہو
قصہ ہی کفر و فسق کا عالم سے پاک ہو

۲۶
آلودہ اب تو ہو گیا عالم عناد میں
اب بھر گئی یہ ارض ہے جور و فساد میں
ظاہر اثر ہیں کفر کے سب آباد میں
اب کیا درنگ ہے سر کو لا جہاد میں
اسلام بس جہان میں اب پھر نام ہے
آقا دم ظہور دم انتقام ہے

۲۵
اے مومنو سنو یہ ولادت کے ہیں بیان
ہوتے تھی خلق خالق سے ہو کے نہان
پر معتمد تھا غیبت صغریٰ کا بھی زمان
ہوتے تھے خاص شیعہ زیارت سے شادمان
اور اب تو آہ غیبت کبریٰ کا عصر ہے
شیعو یہ مصیبت عظمیٰ کا حصر ہے

۲۹

مومن ہوئے سب جزائر و دریا و سنگ میں
ہر سو مجاہدین نظر آئیں اُس رنگ میں
ہوئے اذان کا ملک ختن و روس و زنگ میں
حی علی الصلوٰۃ ہو برپا فرنگ میں
شوکت عیان ہو دین رسالت پناہ کی
ہر بت کدہ سے آئے صدا لا الٰہ کی

۳۰

ہر شہر و بحر و بر میں نمازی نظر پڑیں
ہر ایک ٹھور جہاد میں غازی نظر پڑیں
گھوڑوں پہ نیزہ باز حجازی نظر پڑیں
شیراز سے جو ہوں سبھی تازی نظر پڑیں
گردش کا دور زمین چرخ برین کو ہو
ٹاپوں سے مرکبوں کے تزلزل زمین کو ہو

۳۱

بجلیں علم سپاہ خدا میں دم نبرد
پنجوں کی ہو چمک سے رخ آفتاب زرد
آب سپر ذوالفقار سے آتشکدہ ہوں سرد
نعلوں سے توسنوں کے اُڑے اوپر وہ گرد
جا کر گرے سپاہ عدو پر نبرد میں
سمجھیں یہ سب کہ قہر کا طوفان گرد ہے

۳۲

شمشیر دو زبان سے کافر پہ تیز ہو
مانند برق تیغ علی شعلہ ریز ہو
حملوں سے غازیوں کے عیان رستخیز ہو
اعدا میں الفرار کا غل ہو گریز ہو
سب جائے نام خلق سے اہل ضلال کا
باقی رہے نشان بھی نہ مروان آل کا

شہنشہ

بندوں کو از برای خدا یاد کیجیے　　　　دادی عجیب

۳۶
اب عدل سے زمین کو آباد کیجیے
ہنگام انتقام ہے امداد کیجیے
اب خلق کو ہدایت و ارشاد کیجیے
شیعوں کو اپنے بہر خدا یاد کیجیے
اب لطف از برای نبی و علی کرو
شیعہ بہت ضعیف ہیں للہ قوی کرو

۳۵
ای شمع دودمان رسالت مدد کرو
ای تاجدار ملک امامت مدد کرو
ای شہسوار دشت شجاعت مدد کرو
ای بحر جود و لطف و کرامت مدد کرو
طاقت نہیں غلاموں میں صبر و قرار کی
مدت بہت گذر گئی ہے انتظار کی

۳۴
ہے الغیاث اے شرف کعبہ و مقام
ہے الغیاث اے قمر اوج احترام
ہے الغیاث اے خلف سید الانام
ہے الغیاث اے شہ دین عصر امام
طوفان ہے کہ جوش میں ہے غم پناہ دو
اے ناخدائے کشتی عالم پناہ دو

۳۳
اب گرم ہو تیز فلک عرصہ مصاف
خاشاک و خار کفر سے ساری زمیں ہو صاف
مدت کے بعد تیغ علی چھوڑ دے غلاف
ہو ایک دین خلق میں از قاف تا بقاف
پرچم اور بڑے لوائے شکوہ و جلال کا
ڈنکا بجے جہان میں محمد کی آل کا

۳۷

اب خنجر الم سے کلیجہ فگار ہے
مولا ظہور پاک کا اب انتظار ہے
مولا ترے فراق میں اب جان زار ہے
دل ہے جو بیقرار تو چشم اشکبار ہے
آہیں نکل رہی ہیں دل بیقرار سے
عجل ظہورہ ہی دعا کردگار سے

۳۸

دیکھوں جمال مظہر حق مدعا یہ ہے
ہو ہاتھ میں کتاب تری التجا یہ ہے
ہوں میں بھی ناصرین میں داخل دعا یہ ہے
مرجاؤں گر حضور کے آگے بقا یہ ہے
مستشہدوں کی صف میں یہ عبد ذلیل ہو
خادم جہاد میں ترے آگے قتیل ہو

۳۹

یارب ظہور مہدی غائب دکھا دے اب
اپنے نبی کا بار ہوں نائب دکھا دے اب
بندوں کو اپنی صورت صاحب دکھا دے اب
عالم میں شیعیان کو صفا سے دکھا دے اب
بُرّاں ہو تیغ فرقۂ اعدائے دین اب
باقی رہے نہ شرک و ضلالت زمیں پہ اب

۴۰

اب ختم کر کے نظم ولایت یہ کر دعا
مقبول ہو یہ نظم مری رب دو سرا
فضل خدا سے لطف بہت عید میں ہوا
اب وقت ہے معانقۂ مومنین کا
روشن ہے بزم مہدی ہادی کے نور سے
اٹھو محبو عید ملو اب سرور سے

تمام شد

میلاد شریف چھاپہ اردو